از عدالت عظمیٰ

جگد گورو گرو شداسوامی

4 اکتوبر
1953

بنام

دکشنہ مہاراشٹر دگمبر

جین سبھا،

[مہر چند مہاجن، مکھر جے، اور جگناداداس جٹس صاحبان]

مذہبی وقف-مٹھ کے سربراہ کی طرف سے مستقل لیز-تحفے کے ذریعے موہوب الیہ کی طرف سے موت-قبضہ کی وصولی کے لیے موہوب الیہ کے وارثوں کے خلاف جانشین سربرا کی طرف سے حاصل کردہ فرمان-کیاموہوب الیہ پر ضروری-موہوب الیہ پر نیا مقدمہ۔ برقراری۔حد بندی۔حد بندی ایکٹ (IX ابابت 1908)، دفعہ 10 اے، آرٹیکل 134 ب-" قابل قدر غور" کا مطلب۔

1887 میں ایک مٹھ کے سربراہ نے مٹھ سے تعلق رکھنے والی جائیداد کی مستقل لیز دی۔ 1910 میں موہوب الیہ کے جانشین نے سود میں جین سبھا کو ایک اسکول کی تعمیر کے لیے لیز پر دیے گئے احاطے کا حبہ اس شرط کے ساتھ دیا کہ اگر اسکول کو اس جگہ سے ہٹا دیا گیا یا اس کا وجود ختم ہو گیا تو وہ جگہ عطیہ دہندہ کو واپس کر دی جائے۔ 1925 میں مدعی مٹھ کا سربراہ بن گیا اور 1932 میں اس نے موہوب الیہ کے وارثوں کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا جس میں الزام لگایا گیا کہ لیز مٹھ پر پابند نہیں ہے اور قبضے کے لیے حکم نامہ حاصل کیا۔ تاہم جین سبھا کو

مؤثر طریقے سے مقدمے میں فریق نہیں بنایا گیا اور اسے اس سے خارج کر دیا گیا۔1943 میں مدعی نے جین سبھا کے خلاف قبضہ کے لیے مقدمہ دائر کیا اور دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ جین سبھا پہلے کے مقدمے میں مدعا علیہان کے ماتحت ذیلی موہوب الیہ کے طور پر اس میں حاصل کردہ ڈگری کا پابند ہے:

یہ کہا گیا کہ (i) قاعدہ قانون یہ ہے کہ ایک ذیلی موہوب الیہ، موہوب الیہ کے خلاف مکان مالک کی طرف سے حاصل کردہ قبضہ کے حکم نامے کا پابند ہوگا، جو موجودہ مقدمے پر لاگو نہیں تھا، کیونکہ (الف) 1932 کا مقدمہ کسی زمیندار کی طرف سے اپنے موہوب الیہ کو بے دخل کرنے کا مقدمہ نہیں تھا بلکہ یہ حق پر مبنی مقدمہ تھا کہ موہوب الیہ کے وارثوں کو اس بنیاد پر بے دخل کیا جائے کہ وہ خلاف ورزی کرنے والے تھے، اور (ب) کیونکہ زمینیں سبھا کو ذیلی پٹہ کے ذریعے نہیں بلکہ ہبہ کے طور پر دی گئی تھیں۔

(ii) مقدمے کو حد بندی ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت محفوظ نہیں کیا گیا تھا۔ جیسا کہ پٹہ بدل قیمتی کے لیے تھا اور اس لیے مدعا علیہ کو اس حقیقت کی وجہ سے اس قانون کی شق پر انحصار کرنے سے نہیں روکا گیا تھا جو وقت کا تعین کرتا ہے جس کے تحت اس طرح کا مقدمہ لایا جانا چاہیے۔

''بدل قیمت'' کا بیان محاورہ قانون میں معروف ہے اور یہ "مناسب قیمت" کا مترادف نہیں ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 187 بابت 1952

عدالت دیوانی جج (سینئر ڈویژن)، ہبلی کے 1944 کے خصوصی دیوانی مقدمہ نمبر 21 میں 17 دسمبر 1945 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والے 1946 کے بنیادی ڈگری نمبر 275 سے اپیل میں بمبئی (باوڈیکر اور دکشت جسٹس صاحبان) کی بااختیار عدالت عالیہ کے 19 اکتوبر 1949 کے فیصلے اور فرمان پر اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے: ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (بشمول جے۔بی۔داداچنجی)۔

مدعا علیہ کی طرف سے: جی۔آر۔مدھ بھاوی (بشمول کے۔آر۔بینگیری)۔

14 اکتوبر 1953 ،عدالت کا فیصلہ جسٹس مکھر جی کے ذریعے سُنایا گیا

19 اکتوبر 1949 کو بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ایک فیصلے اور حکم نامے کے خلاف اس اپیل کی ہدایت دی گئی ہے، جس میں سول جج، ہبلی کی اپیل کی تصدیق کی گئی ہے، جو 1924 کے خصوصی مقدمہ نمبر 21 میں منظور کی گئی تھی۔

مقدمے کے حقائق ایک مختصر وقت کے اندر ہوتے ہیں اور پورا تنازعہ، جہاں تک اس اپیل کا تعلق ہے، اس مختصر نقطہ پر مرکوز ہے کہ آیا مدعی کا مقدمہ حد بندی سے روک دیا گیا ہے یا نہیں۔ مندرج دونوں عدالت عالیان نے مدعی کے خلاف اس نکتے کا فیصلہ کیا ہے اور اُس نے ہمارے سامنے اپیل کی ہے۔

ان تنازعات کی بات کرتے ہے جو ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہیں، ٹھوس حقائق کا ایک مختصر خلاصہ ضروری ہوگا۔ مدعی اپیل کنندہ دھارواڑ ضلع کے ہبلی تعلقہ کے اندر واقع مروسور مٹھ کے نام سے مشہور لنگایت مٹھ کا روحانی سربراہ یا مٹھادھپتی ہے۔ 13 نومبر 1887 کو گروسدھ سوامی، جو اس وقت اس مذہبی ادارے کے سربراہ تھے، نے مٹھ سے تعلق رکھنے والی اور۔ آر۔ ایس نمبر 34 کا حصہ بننے والی زمین کے ایک حصے کو ایک پردھانپا کے حق میں مستقل پٹہ پر دیا اور موہوب الیہ کی طرف سے ادا کیا جانے والا کرایہ 50 روپے تھا۔ پہلے چھ سالوں کے لیے 50 روپے سالانہ اور اس کے بعد سالانہ 25 روپے کی شرح سے۔ 19 جون 1892 کو پردھانپا نے لیز ہولڈ جائیداد کا ایک حصہ، جو گوشوارہ 1 (ب) میں بیان کیا گیا ہے، شکایت کنندہ ، بھرمپا نامی شخص کو فروخت کر دیا۔ 1897 میں گروسیدھ سوامی کا انتقال ہو گیا اور ان کے شاگرد گنگا دھر سوامی ان کے جانشین بنے جنھوں نے اپنے پیشرو کی طرف سے دی گئی مستقل لیز کو مسترد نہیں کیا اور پہلے کی طرح موہوب الیہ سے کرایہ قبول کرتے رہے۔ اپریل، 1905 میں، زمین کا ایک اور حصہ، جو شکایت کے گوشوارہ 1 (الف) میں بیان کیا گیا ہے، پردھانپا کے وارثوں کے خلاف ایک ڈگری کے نفاذ میں فروخت کے لیے رکھا گیا تھا اور اسے کدیا نے خریدا تھا، اور کدیا نے اپنی باری میں اسے بھرمپا کو فروخت کر دیا تھا جس نے پہلے ہی نجی خریداری کے ذریعے گوشوارہ 1 (ب) پلاٹ خریدا تھا۔ 8 اپریل 1910 کو بھرمپا نے 1 (الف) اور 1 (ب) پلاٹوں پر مشتمل پورے احاطے کو ایک رجسٹرڈ ادارہ، دکشن مہاراشٹر دگمبر جین سبھا کو جین طلباء کی تعلیم کے لیے اس پر ایک اسکول بنانے کے مقصد کے لیے ھبہ میں دیا۔ 31 اگست 1920 کو گنگا دھر سوامی کا انتقال ہو گیا اور ان کی موت کے بعد کچھ عرصے تک مٹھ کے معاملات انتظامیہ کی ایک کمیٹی کے ہاتھ میں تھے۔ 25 نومبر 1925 کو موجودہ مدعی گروشدھو سوامی مٹھ کے سربراہ بنے۔ 27

اگست 1932 کو مدعی نے بھرمپا کے وارثوں اور جانشینوں کے خلاف مستقل لیز میں شامل زمین کے قبضے کی بازیابی کے لیے 1932 کا مقدمہ نمبر 80 بنا کر اس الزام پر مقدمہ دائر کیا کہ لیز دینے کی کوئی قانونی ضرورت نہیں ہے، علیحدگی مٹھ پر پابند نہیں تھی اور آخری مہنت کی موت پر کالعدم ہوگئی۔جین سبھا کو مقدمے میں مدعا علیہ نمبر 23 کے طور پر غلط نام کے تحت شامل کیا گیا تھا۔مقدمے کو سماعت جج نے خارج کر دیا تھا لیکن مدعی کی طرف سے بمبئی عدالت عالیہ میں اپیل پر، سماعت عدالت کا فیصلہ محفوظ کیا گیا، مدعا علیہ نمبر 23 جسے غلط وضاحت کی بنیاد پر مقدمے سے خارج کر دیا گیا تھا، کو چھوڑ کر تمام مدعا علیہان کے خلاف مقدمہ کی زمین کے سلسلے میں کھاس کے قبضے کے لئے مدعی کو دعوے کی اجازت دی گئی تھی، عدالت عالیہ کا فیصلہ 26 نومبر 1942 کا ہے۔3 دسمبر 1943 کو، مدعی اپیل کنندہ نے مدعا علیہ جین سبھا کے خلاف موجودہ مقدمہ شروع کیا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ بھارامپا کی طرف سے اس کے حق میں ھبہ میں دی گئی زمین پر قبضہ ہے، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ چونکہ اصل مستقل لیز مٹھ پر پابند نہیں تھی کیونکہ اسے قانونی ضرورت کے مطابق پیش نہیں کیا گیا تھا، مدعا علیہ موہوب الیہ کے جانشین سے گرانٹ کے ذریعے کوئی خطاب حاصل نہیں کرسکتا تھا۔مدعا علیہ سبھا نے مقدمے کی مزاحمت کی اور دو مادی سوالات جن کے گرد تنازعہ مرکوز تھا:(1) کیا اصل مستقل لیز کو قانونی ضرورت کی حمایت حاصل تھی، اور اگر نہیں بھی تھی، (2) کیا مدعی کے مقدمے کو بھارتیہ حد بندی ایکٹ کے آرٹیکل 134-ب کے تحت حد بندی سے روک دیا گیا تھا؟ سماعت جج نے پہلے نقطہ پر مدعی کے حق میں فیصلہ کیا، لیکن حد بندی کے سوال پر فیصلہ اس کے خلاف تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مدعی کا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ کے بمبی عدالت عالیہ میں اپیل کی اور فاضل جج صاحبان جنہوں نے اپیل سُنی اور عدالے کے فیصلہ سے اتفاق کیا اور اپیل اور مقدمہ کو خارج کر دیا۔یہ اس فیصلے کی معقولیت ہے جسے اس اپیل میں ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔

درجہ ذیل دونوں عدالت عالیان نے فیصلہ دیا ہے کہ اس طرح کا مقدمہ حد بندی قانون کے آرٹیکل 134-ب کے تحت چلتا ہے اور حد بندی کی مدت پچھلے مہنت کی موت کی تاریخ سے 12 سال ہے۔مدعی کے پیشرو کا انتقال 1920 میں ہوگیا اور اس کے 12 سال زیادہ عرصے بعد مقدمہ دائر کیا گیا اور اس لیے اس پر وقت کی پابندی لگا دی گئی۔

حد بندی کی درخواست کو ٹالنے کرنے کے لیے، قابل اٹارنی جنرل، جو اپیل کی حمایت میں پیش ہوئے، نے دوگنا دلیل پیش کی ہے۔ پہلی جگہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ خارج کرنے کا حکم نامہ، جو 1932 کے پہلے مقدمے میں مدعی کے حق میں اور بھرمپا کے وارثوں کے خلاف منظور کیا گیا تھا، موجودہ مدعا علیہ پر لاگو ہوتا تھا کہ موہوب الیہ کے خلاف حکم نامہ ذیلی موہوب الیہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اس لیے مدعا علیہ، مدعی کے دعوے کی مزاحمت کرنے کے قابل نہیں تھا جس کی اجازت پہلے ہی پچھلے مقدمے میں دی گئی تھی۔ دوسری بنیاد جس پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس معاملے میں حد کو بھارتیہ حد بندی ایکٹ کی دفعہ 10 کی توضیعات کی وجہ سے بچایا گیا ہے۔

جہاں تک پہلی بنیاد کا تعلق ہے، شروع میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ چاہے اپیل کنندہ کی دلیل درست ہو، موجودہ مقدمہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت روک دیا جائے گا اور مدعی کا مناسب حل پچھلے مقدمے میں حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے درخواست دینا ہوگا۔ تاہم، یہ دشواری ناقابل تلافی نہیں ہے، کیونکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی مقدمے کو عمل درآمد کی کارروائی کے طور پر پیش کرے، جب مدعی کی راہ میں حد بندی یا دائرہ اختیار کا کوئی سوال نہ ہو۔ تاہم، ہماری رائے میں، قابل اٹورنی جنرل کی طرف سے پیش کردہ دلیل کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ قانون کی تجویز کے طور پر فرض کیا جا سکتا ہے کہ ذیلی موہوب الیہ، موہوب الیہ کے خلاف پٹہ دہندہ کی طرف سے حاصل کردہ قبضہ کے حکم نامے کا پابند ہوگا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ذیلی لیز مقدمے سے پہلے یا بعد میں بنایا گیا تھا، بشرطیکہ بے دخلی ایک ایسی بنیاد پر مبنی ہو جو ذیلی لیز کا تعین بھی کرتی ہے (1)۔ لیکن اس اصول کو موجودہ کیس کے حقائق پر لاگو کرنے کے طریقے میں دو ناقابل تلافی مشکلات نظر آتی ہیں۔ سب سے پہلے، 1932 کا مقدمہ کسی زمیندار یا سابق زمیندار کی طرف سے اس کے موہوب الیہ کے خلاف نہیں تھا جس نے اسے لیز ہولڈ کے احاطے سے بے دخل کیا تھا اور اس کے دعوے کی بنیاد کرایہ داری کے تعین کی بنیاد پر تھی۔ مہنت، جس نے 1887 میں مستقل لیز بنایا تھا، ہو سکتا ہے کہ اس کی گرانٹ کو کم نہ کر سکے اور لیز کو اس وقت تک درست سمجھا جائے جب تک کہ الگ تھلگ مہنت زندہ رہا۔ جیسے ہی اس کی موت ہوئی، اس کے جانشین کے لیے یہ اختیار تھا کہ وہ لیز کو مسترد کرے اور اس بنیاد پر جائیداد پر قبضہ حاصل کرے کہ انتقال جائیداد وقف پر پابند نہیں تھی۔ موجودہ معاملے

میں انتقال جائیداد کرنے والے مہنت کے فوری جانشین نے موہوب الیہ کو جائیداد پر قبضہ برقرار رکھنے پر رضامندی ظاہر کی اور اس طرح اسے موہوب الیہ میں اس کی زندگی کی مدت یا اس کے عہدے کی مدت کے مطابق دلچسپی پیدا کرنے کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ تاہم، اس کی موت کے بعد، اس کے جانشین نے موہوب الیہ سے کوئی کرایہ قبول نہیں کیا یا دوسری صورت میں لیز کو موجودہ نہیں سمجھا اور 1932 میں اس نے اصل موہوب الیہ کے جانشینوں کے خلاف جائیداد کے قبضے کی وصولی کے لیے اس بنیاد پر مقدمہ دائر کیا کہ انہوں نے گرانٹ کے ذریعے کوئی ٹیٹل حاصل نہیں کیا جو قانونی ضرورت سے غیر تعاون یافتہ ہونے کی وجہ سے مٹھ پر لاگو نہیں تھا۔ یہ مکان مالک کی طرف سے اپنے موہوب الیہ کے خلاف مقدمہ نہیں تھا؛ یہ مٹھ کے مالک یا منیجر کی طرف سے مٹھ کی جائیداد پر قبضہ بازیافت کرنے کا مقدمہ تھا جسے اس کے پیشرو نے اس بنیاد پر نامناسب طور پر اس کا انتقال کر دیا تھا کہ مدعا علیہ پچھلے مہنت کی موت کے ساتھ خلاف ورزی کرنے والا بن جائے اور مدعی اپنے ٹیٹل کے ثبوت پر قبضہ بازیافت کرنے کا حقدار تھا۔

اس کے علاوہ، دوسری مشکل بھی اتنی ہی دشوار ہے کیونکہ ہمیں ایسا نہیں لگتا کہ مدعا علیہ جین سبھا، بھرمپا یا اس کے وارثوں کے ماتحت کوئی ذیلی موہوب الیہ تھی۔ ہم نے جین سبھا کے حق میں بھرمپا کے بذریعے جاری کردہ دستاویز کو احتیاط سے دیکھا ہے۔ فارم اور مادے دونوں میں یہ ھبہ کا ایک دستاویز ہے نہ کہ ذیلی لیز۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ھبہ کسی خاص مقصد کے لیے بنایا گیا تھا، یعنی اس جگہ پر اسکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے جسے جین برادری کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے استعمال کیا جانا تھا، اور اسی وجہ سے دستاویز میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اسکول کو اس جگہ سے ہٹائے جانے یا اس کا وجود ختم ہونے پر زمین عطیہ دہندہ کو واپس کر دی جائے گی۔ اس طرح کی شرط کو ھبہ کے دستاویز سے منسلک کرنا، ہماری رائے میں، اسے ذیلی لیز میں تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ لہذا یہ واضح ہے کہ 1932 کا مقدمہ کسی ھبہ دہندہ کی طرف سے اپنے موہوب الیہ کے خلاف بے دخلی کا مقدمہ نہیں تھا، اور نہ ہی موجودہ مدعا علیہ کو سابقہ مقدمے میں مدعا علیہان کے تحت ذیلی موہوب الیہ سمجھا جاسکتا تھا۔ یہ بدقسمتی کی بات ہوسکتی ہے کہ خالص غلط بیانی کی وجہ سے جین سبھا کے خلاف سابقہ مقدمہ خارج کر دیا گیا تھا، لیکن یہ ہمارے موجودہ مقصد کے لیے مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے۔ ہماری رائے میں اٹارنی جنرل کی پہلی دلیل ناکام ہوتی ہے۔

جہاں تک اٹارنی جنرل کی طرف سے اٹھائی گئی دوسری بنیاد کا تعلق ہے، ہماری رائے ہے کہ یہ نقطہ بے بنیاد ہے، اور بھارتیہ حد بندی ایکٹ کی دفعہ 10 موجودہ معاملے میں مدعی کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اس لیے کہ کسی مقدمے کو دفعہ 10 کا فائدہ مل سکے، یہ اس شخص کے خلاف مقدمہ ہونا چاہیے جس میں جائیداد کسی خاص مقصد کے لیے ٹرسٹ میں شامل ہوگئی ہو، یا اس کے قانونی نمائندوں یا تفویض کردہ افراد کے خلاف، جو قیمتی بدل کے لیے تفویض نہیں کیا گیا ہو۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ" تفویض" موہوب الیہ کا احاطہ کرنے کے لیے بھی کافی وسیع ہے؛ لیکن مشکل یہ ہے کہ چونکہ لیز قیمتی بدل کے لیے تھا، اس لیے معاملہ دفعہ 10 میں دی گئی رعایت کی شرائط کے اندر آئے گا اور اس کے نتیجے میں مدعا علیہ کو اس حقیقت کی وجہ سے روک نہیں دیا جائے گا کہ جائیداد اس کے علم میں ایک ٹرسٹ جائیداد تھی، قانون توضیعات پر انحصار کرنے سے جو اس وقت کو محدود کرتی ہے جس کے اندر اس طرح کے مقدمے لائے جانے چاہئیں۔ اٹارنی جنرل نے بلکہ سختی بذریعے دعوی کیا کہ یہاں منتقلی قیمتی بدل کے لیے نہیں تھی کیونکہ زمین کے ایک بڑے حصے کے لیے مخصوص کرایہ جس کی بے پناہ ممکنہ قیمت 50 روپے صرف پہلے چھ سالوں کے لیے اور پھر کم کر کے 25 روپے میں تبدیل کیا جانا تھا، جو پورے وقت جاری رہے گا۔ ہم اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں کہ " قیمتی بدل" کا بیان محاورہ قانون میں ایک معروف معنی رکھتا ہے اور یہ " مناسب قیمت" کا مترادف نہیں ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ جدید دور کے معیار کے مطابق مخصوص کرایہ چھوٹا تھا، لیکن جیسا کہ دونوں عدالت عالیان نے پایا ہے کہ زیر غور ٹرانزیکشن کے وقت موجودہ حالات کے حوالے سے کسی بھی لحاظ سے فریب نہیں تھا۔ یہ حقیقت کا ایک بیک وقت نتیجہ ہے جو ہمیں اس اپیل میں باندھتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ، ہماری رائے میں، قابل اٹارنی جنرل کی طرف سے اٹھائے گئے دونوں دلایل ناکام ہوجاتے ہیں اور اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے

۔اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: راجندر نارائن۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: نونیت لال۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 13:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document